رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ ″

سہ ماہی ۶ ″

ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۱۰ امان ۱۳۲۷ ہش	۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۷ ھ	۱۰ مارچ ۱۹۴۸ء	نمبر ۵۲

چوہدری غلام رسول صاحب کے لئے درخواست دعا

چوہدری غلام رسول صاحب واقف زندگی جو انگلستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے لنڈن میں بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ ان کا اپریشن بخیریت اور کامیاب ہو۔

اقوام متحدہ کا فلسطین کمیشن مستعفی ہونا چاہتا ہے۔

پٹیالہ میں افراتفری ——— لوگ دھڑا دھڑ شہر خالی کر رہے ہیں ———

نئی دہلی ۶ مارچ۔ پٹیالہ سے "پرتاپ" کے نامہ نگار خصوصی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ایک فرقہ کے لوگ گھبراہٹ سے دھڑا دھڑ شہر خالی کر رہے ہیں۔ اگر ان کے نکاس کو نہ روکا گیا۔ تو ان میں سے ایک شخص بھی وہاں نہ رہیگا۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۷ ہزار اشخاص بذریعہ ریل اور ۲ ہزار پیدل شہر سے نکل چکے ہیں۔ پٹیالہ سے راجپورہ تک یعنی ۱۶ میل کے فاصلہ کے لئے ٹانگہ کا کرایہ پہلے چار روپیہ تھا۔ لیکن اب یہ کرایہ ۲۷ روپے تک جا پہنچا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کسی فرقہ کی غنڈہ گردی برداشت نہیں کریگی۔ ہراس اور گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے ریلوے بکنگ بند کردی گئی ہے۔ (پرتاپ)

فلسطین کمیشن کے ممبران استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

لنڈن ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے متحدہ اقوام کی فلسطین کمیٹی کے ممبر استعفےٰ داخل کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ کیونکہ تقسیم کا سوال دن بدن پیچیدہ ہوتا جارہا ہے۔ اگر فلسطین کمیشن کو یہ یقین بھی ہو جائے۔ کہ انکا فلسطین جانا فائدہ مند ہوگا تو بھی خیال ہے کہ وہ سیکیورٹی کونسل کو اس بات سے آگاہ کردیں گے۔ کہ وہ اپنے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سیکیورٹی کونسل اپنی طرف سے ایک تحقیقاتی کمیشن فلسطین روانہ کریگی۔ جو رپورٹ کریگا۔ کہ وہاں کی صورت حالات دنیا کے امن کے لئے خطرے کا باعث تو نہیں ہے۔ (گلوب)

ہندوستانی فوجوں کی بربریت

تراڑکھل ۹ مارچ۔ آزاد کشمیر حکومت کے محکمہ دفاع کا اعلان مظہر ہے کہ سوائے عام گشت کے نوشہرہ اور اوڑی کے محاذ پر کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ البتہ آزاد فوج کے قیدیوں پر ہندوستانی فوجوں نے بے پناہ مظالم توڑے ہیں۔ آزاد فوج کے ایک درجن کے قریب زخمی سپاہی ان کے ہاتھ آگئے تھے جن کے اوپر سے انہوں نے ٹینک گزارے اور ان کی ہڈیاں پسلیاں ریزہ ریزہ کردیں۔ (ا۔پ)

قائد اعظم مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے

کراچی ۹ مارچ۔ قائد اعظم ۲۰ مارچ کو ڈھاکہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ایک ہفتہ تک مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ آپ ۲۴ مارچ کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر فرمائینگے۔ اس کے بعد چٹاگانگ جانے کا آپ کا پروگرام ہے۔ مشرقی پاکستان کے دورہ کے پیش نظر قائد اعظم نے سرحدی صوبہ کا دورہ اپریل کے پہلے ہفتہ تک ملتوی کردیا ہے۔ (ا۔پ)

پاکستان میں اقلیتیں آرام وچین سے رہ سکتی ہیں

کراچی ۹ مارچ۔ آج گورنر سندھ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ پاکستان کی اقلیتیں یہ نہیں کہہ سکتیں کہ پاکستان میں ان کے لئے جگہ نہیں ہے۔ درآنحالیکہ حکومت پاکستان نے ہر قسم کے فتنہ وفساد کا استیصال کرکے کامل امن وسکون قائم کردیا ہے۔ البتہ ان لوگوں کے لئے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ جو حکومت پاکستان کے وفادار شہری بن کر رہنا نہیں چاہتے۔ (ا۔پ)

جوناگڑھ کے موجودہ استصواب رائے کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں

پہلے نواب آف جوناگڑھ کو باقی ریاستی حکام کیطرح برسر اقتدار لایا جائے

——— مسٹر آئنگر کے جواب میں امن کونسل میں سر ظفر اللہ خان کی تقریر ———

لیک سیکس ۸ مارچ۔ آج سلامتی کونسل میں جوناگڑھ کے مسئلہ پر بحث شروع ہوئی۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے جو حال ہی میں تازہ ہدایات لے کر ہندوستان سے واپس آئے ہیں۔ آج کے اجلاس میں تقریر کی اور تقریر کے شروع میں بتایا کہ وہ سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی طرف سے پیش کردہ امور پر روشنی ڈالیں گے اجلاس کے شروع میں کانگرس کے صدر ڈاکٹر ٹی ایف سیانگ (چین) نے مسٹر گوپال سوامی آئنگر کے واپس آجانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کا خیر مقدم کیا۔

جوناگڑھ کا نام نہاد استصواب رائے

جوناگڑھ کے استصواب رائے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آئنگر نے کہا جوناگڑھ میں استصواب رائے کا از خود انتظام کرکے انڈین یونین سلامتی کونسل سے ٹکر لینا نہیں چاہتی۔ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ کونسل کی خواہشات کو نظر انداز کرتے ہوئے خود ہی استصواب رائے کرا لیا جائے۔ اگر اس بارہ میں ذرا بھی شکایت کی جاتی۔ یا ناراضگی کا اظہار کیا جاتا۔ تو میں آدا شماری کو ملتوی کرا دیتا یا کم از کم آدا شماری کے نتیجہ کا اعلان کونسل کے فیصلہ کے بعد تک التوا میں ڈلوا دیتا

اپنی اپنی سمجھ

اگر سلامتی کونسل کی یہی خواہش ہو تو انڈین یونین دوبارہ استصواب رائے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سر ظفر اللہ خان کی ۱۸ فروری والی تقریر (باقی صہ۲ کالم ۴)

پاکستان میں افغانستان کا سفیر

کراچی ۹ مارچ۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ نے سردار شاہ ولی خان (افغانستان) سفیر برائے پاکستان کا اعلان کیا ہے۔ یاد رہے کہ سردار شاہ ولی خان کنگ ظاہر شاہ کے چچا ہیں۔ قبل ازیں آپ انگلستان اور فرانس کے سفیر رہ چکے ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں سردار ہاشم خان کی غیر حاضری میں آپ بطور قائم مقام وزیر اعظم بھی رہے (ا۔پ)

فوڈ کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کرنیوالے کو قید باشقت کی سزا

لاہور ۹ مارچ۔ مغربی پنجاب کے نو اضلاع میں فوڈ کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کے ۱۰۴ واقعات حکومت کے نوٹس میں لائے گئے۔ اس سلسلہ میں ایک ملزم کا جرم ثابت ہونے پر اسے ایک سال قید باشقت اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ دو اور اشخاص کو ۶۵-۶۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ۸۳ مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ راشن بندی کے قواعد کی خلاف ورزی میں پکڑے جانے والے لوگ اس کے علاوہ ہیں۔

——— کراچی ۹ مارچ۔ وزارت داخلہ پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی سفارشات کے مطابق غیر ممالک سے تمدنی تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ اس کے صدر وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمن ہونگے۔ اور تمام صوبوں کے وزراء تعلیم اس کے ممبر ہوں گے۔ اس کمیٹی کا کام ممالک غیر سے پاکستان کے تمدنی تعلقات قائم کرنا ہوگا۔ (ا۔پ)

اٹلی میں بھی کمیونسٹوں نے جال پھیلانا شروع کردیا

——— ایک لاکھ کمیونسٹ اٹلی میں داخل ہوچکے ہیں۔

لنڈن ۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ چیکوسلواکیہ کو اپنے دائرہ رسوخ میں لانے کے بعد کمیونسٹوں نے اب اٹلی اور فن لینڈ میں جال پھیلانا شروع کردیا ہے۔ لنڈن میں آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اٹلی پر کمیونسٹوں نے خاص طور پر اپنی توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔ اٹلی میں کمیونسٹ بذریعہ ہوائی جہاز اور چیکوسلواکیہ سے کشتیوں کے ذریعہ اسلحہ بھیج رہے ہیں۔ کمیونسٹوں کی خفیہ فوج "شاک ٹروپس" کے سپاہی ہر روز اٹلی میں داخل ہو رہے ہیں۔ ایک اور اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں ایک لاکھ سے زائد کمیونسٹ داخل ہو چکے ہیں۔ برسلز میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون یہاں اطالوی سفیر سے ملاقات کرچکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے اس ملاقات میں افریقہ کی اطالوی (باقی صہ۸ کالم ۴)

پرنٹر پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کراکر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مشرقی پنجاب سے لائی جانیوالی عورتیں

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۹ مارچ
دومن ہوم میں مشرقی پنجاب سے برآمد کی جانے والی مستورات کی تعداد پہلے کی نسبت زیادہ ہو گئی ہے روزانہ آنے والی عورتوں کی تعداد ۱۵۰ اور دوسرے شہروں کو دی جانے والی عورتوں کی تعداد ۷۵ کے قریب ہے ہر عورت کو چھ چھٹانک روزانہ راشن ملتا ہے۔ حکومت کی طرف سے ڈاکٹری مشورے کے مطابق چھوٹے بچوں کے علاوہ ان عورتوں کو بھی دودھ مہیا کیا جاتا ہے جن کی صحت کمزور ہے زنانہ جیل میں اپنی بچھڑی ہوئی بہنوں بیٹیوں اور بچوں اور بچیوں کے ملنے والے ورثا کے اشتیاق دید سے پتہ چلتا تھا۔ کہ پچھلے دنوں جو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ بعض گھرانے ان عورتوں کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں غلط ہے۔

یونان میں حکومتی افواج کو ہزیمت اٹھانی پڑی

ایتھنز ۹ مارچ۔ یونان کے جنرل سٹاف کیطرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ البانیہ کی سرحد کی طرف ہفتے کے روز حکومت کی فوجوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی ہے۔ اگرچہ ہوائی فوج بھی حکومتی فوجوں کی مدد کر رہی تھی۔ چھ بڑے افسران اور ۲۸ دوسرے فوجی مارے گئے۔ اس کے علاوہ ۱۳ افسر اور ۲۹ دیگر فوجی عہدیدار زخمی ہوئے۔ مقدونیہ کے وسط میں حکومت کے جہاز گوریلا فوج کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہے ہیں۔ (رائیٹر)

محکمہ آڈٹ کے ملازمین مطلع کریں

کراچی ۹ مارچ فنانس منسٹر حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ حکومت ہند کے آڈٹ آفس میں کام کرتے ہیں اور انہوں نے پاکستان میں کام کرنے کی درخواست کی تھی۔ انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ۳۱ مارچ تک متعلقہ دفاتر کو اطلاع دیں۔ دگرنہ ان کو ملازمت میں نہ لیا جائے گا۔ (اپ)

سندھ سے پناہ گزینوں کا انخلاء

کراچی ۹ مارچ محکمہ انخلاء آبادی کے سیکرٹری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سندھ سے غیر مسلم پناہ گزینوں کے لئے جہازوں کا انتظام فوری طور پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے پناہ گزینوں کو مارواڑ کے راستہ گاڑیوں کے ذریعہ بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ (اپ)

اکالی پارٹی کا کانگرس سے الحاق

شملہ۔ ۹ مارچ سردار بلدیو سنگھ ماسٹر تارا سنگھ اور دوسرے اکالی لیڈروں کی اہم کانفرنس شملہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں کانگرس سے الحاق کے متعلق غور کیا گیا۔ (اپ)

زر نقد کے تبادلہ پر گفت و شنید

کراچی ۹ مارچ پاکستان کا مالیاتی وفد جس کے رئیس مسٹر زاہد حسین پاکستانی ہائی کمشنر برائے ہند ہیں آج بمبئی روانہ ہو گئے۔ یہ وفد حکومت ہند سے زر نقد کے تبادلہ پر گفت و شنید کرے گا۔

——— (اپ)

کشمیر کے معاملہ میں سمجھوتے کا وقت آپہنچا۔

انڈین یونین کو ہندوستان کے فوجی مبصرین کا انتباہ

راولپنڈی ۹ مارچ۔ سنڈے ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی راولپنڈی سے رقمطراز ہے کہ پنڈت نہرو پر جو مختلف اطراف سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ معاملہ کشمیر میں فوری طور پر کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ ان میں سے نمایاں ترین دباؤ ہندوستانی سینئر فوجی افسروں کا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ یہ افسر اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ تقسیم کے بعد ان کی فوج کو از سر نو تنظیم کا کوئی موقعہ نہیں ملا ہے۔ کیونکہ لگاتار فسادات اور پناہ گزینوں کے معاملات میں الجھ جانے کی وجہ سے اس طرف توجہ نہیں دی جا سکی۔ ان ہندوستانی افسروں کا خیال ہے۔ کہ سامان حرب ایک عالمگیر جنگ کے پیمانے پر بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مزید سامان تیار کرنے کے لئے صنعتی ذرائع کالعدم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر موجودہ رفتار جاری رہی۔ تو یکم مئی تک موٹر ٹرانسپورٹ کا سلسلہ جواب دے دیگا۔ اور ہوائی طاقت میں بھی بہت کمی واقع ہو جائیگی اور وہ اکیلی کفایت نہ کر سکیگی۔

فوجی افسروں کا مزید خیال ہے کہ ایک اسلامی ملک کو جس سے ہمارا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔ اپنے ساتھ ملا لینے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ ہندوستانی ہندو افسر اس بات کو بڑے زور سے پیش کرتے ہیں کہ پاکستان فوج کا ساز و سامان قائم ہے۔ اور جس کی از سر نو تنظیم بھی ہو چکی ہے۔ اور مزید تربیت کا کام بدستور جاری ہے۔ اس عرصہ میں ایک اول درجہ کی کارآمد فوجی طاقت بن جائیگی نیز پارلیمنٹ میں با اثر حزب مخالف اگرچہ علی الاعلان تو اظہار نہیں کرتا۔ مگر اندر ہی اندر وہ ہندوستان کے محدود ذرائع کے متعلق مایوس نظر آتا ہے۔ سوشلسٹ پارٹی کے ہاتھ میں تو کشمیر کا معاملہ ایک ایسے مزید کاری ہتھیار کے مترادف ہے۔ کہ جس سے وہ حکومت کو نشانہ بنا کر عوام میں خطرناک پروپیگنڈا کر سکتی ہے۔ امریکی حکومت بھی انڈین کیبنٹ کو میانہ روی اختیار کرنے پر زور دے رہی ہے نیز کیبنٹ کی ایک سربرآوردہ ہستی کو ایک برطانوی افسر نے یہ بات بھی سمجھائی ہے۔ کہ جب دنیا کی رائے عامہ ہندوستان کے خلاف نمایاں طور پر ظاہر ہو چکی ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سمجھوتہ کر لینے کا وقت آپہنچا ہے۔ اور اس ہاتھ سے گوانا فرزانگی کے خلاف ہے۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے بلقان کمیشن کو سرنگ سے اڑا دینے کی سازش

ایتھنز ۹ مارچ۔ سالونیکا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ مقدونیہ میں سرحد کے قریب اقوام متحدہ کے بلقان کمیشن کی گاڑی کو سرنگ سے اڑا دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن ممبران کمیشن بال بال بچ گئے۔ ایتھنز نیوز ایجنسی کی ایک غیر مصدقہ خبر ہے کہ گللیز اور سالونیکا کی درمیانی ریلوے لائن پر گوریلا فوج نے سرنگیں بچھادی تھیں۔ وہ کمیشن کے ملٹری سیکشن کے لیڈر جنرل جیمز وان فلیٹ کو مارنا چاہتے تھے۔ (رائیٹر)

بقیہ صفحہ اول

ہندوستان میں پڑھی تھی۔ اور میں نے یہ اثر لیا تھا۔ کہ ہندوستان یونین نے استصواب رائے کے سلسلہ میں جو قدم اٹھایا ہے۔ اس پر بے اطمینانی کا اظہار نہیں کیا گیا چنانچہ آرا شماری کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا۔

حقیقت سے انکار

مسٹر آئنگر نے سر ظفر اللہ خان کے ایک گذشتہ بیان کا ذکر کیا۔ جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس سے قبل کہ کوئی ریاست کسی ڈومنین کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کرتی ہے۔ ریاست کے لئے اپنی حدود میں رہتے ہوئے بعض شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مسٹر آئنگر نے کہا ایسی کسی شرط کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کوئی فیصلہ یا سمجھوتہ نہیں ہوتا بلکہ باہمی گفت و شنید کے بعد یہ سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ پاکستان الحاق کے معاملوں میں ہندوستان سے مقابلہ نہیں کریگا۔

الزام تراشی

مسٹر آئنگر نے بہت سے برقی مراسلے پڑھ کر سنائے جو جوناگڑھ کے استصواب رائے کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک دوسرے کے نام ارسال کئے گئے تھے۔ اور اس بات پر زور دیا کہ پاکستان نے عمداً نہایت خاموشی سے عوام کی خواہشات کے خلاف استصواب رائے سے گریز کیا ہے۔

ریاستوں کے الحاق کا اصول

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر آئنگر نے کہا۔ اس معاملہ میں سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ جوناگڑھ کے عوام کی بھاری اکثریت ہندوستان کے ساتھ الحاق کے حق میں تھی۔ اور ریاست کا حکمران پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتا تھا۔ اور پاکستان نے اس کی اس خواہش کو پورا کر دیا۔ ہندوستان الحاق کا یہ اصول پاکستان سے منوانا چاہتا ہے لیکن پاکستان اسے تسلیم کرنے سے گریزاں ہے۔ اس لئے کہ اگر اس نے ایک دفعہ اس اصول کو تسلیم کر لیا۔ تو پھر اس کا اثر ان دوسری ریاستوں پر بھی ضرور پڑے گا۔ جنہیں پاکستان شائد اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہو۔

انکار پر انکار

مسٹر آئنگر نے سر محمد ظفر اللہ خان کے اس بیان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ جب ہندوستانی فوجیں جوناگڑھ میں داخل ہوئی تھیں۔ تو تمام مسلمان سرکاری حکام کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ نیز مزید کہا کہ صرف دو مسلمان افسر گرفتار کئے گئے تھے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ ان کے پاس سے ناجائز اسلحہ برآمد ہوا تھا۔ چنانچہ انہیں ان کے جرم کے مطابق سزائیں دے دی گئیں۔ جوناگڑھ میں اب بھی ایسے مسلمان افسر موجود ہیں۔ جو اعلےٰ عہدوں پر قائم ہیں۔

تین امور پر استصواب رائے

جوناگڑھ کے بارہ میں جو عہد انڈین یونین پہلے کر چکی ہے کہ عوام کی رائے سب پر غالب ہونی چاہیئے۔ اس پر اب بھی قائم ہے۔ اگر سلامتی کونسل پسند کرے تو ہندوستان ان تین امور پر اب بھی استصواب رائے کرانے کے لئے تیار ہے اول۔ ریاست کا الحاق۔ دوم نواب کی جوناگڑھ میں واپسی۔ سوم۔ سوراشٹرا کی نئی حکومت میں جوناگڑھ کی شمولیت۔

وہی مرغے کی ایک ٹانگ

مسٹر آئنگر نے زور دیا کہ صرف جوناگڑھ سے متعلق حقائق پر ہی زور نہ دیا جائے۔ بلکہ ہندوستان کے تمام ریاستی نظام پر بیک وقت غور کیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خان کے اس مطالبہ پر روشنی ڈالی کہ جوناگڑھ کے ان مسلمانوں کے نقصان کی تلافی کی جائے جنہیں ریاست چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ مسٹر آئنگر نے اس حقیقت سے بھی صاف انکار کر دیا۔ کہ جوناگڑھ میں کسی کو ہندوستانی فوجیوں یا سول حکام سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا نقصان اٹھانا پڑا ہو۔

انصاف کا خون

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں واپس آباد ہونا چاہتا ہے اور واپس آنے کا خواہشمند ہے۔ تو اس کی پوری پوری امداد کی جائیگی۔ ریاست بھر میں امن و امان ہے۔ اور ان حالات میں تلافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کسی کو اپنے نقصان کی تلافی منظور ہے تو وہ باقاعدہ عدالت میں مقدمہ دائر کر کے نقصان کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

سر ظفر اللہ خان کی تقریر

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے پاکستان کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جوناگڑھ کے استصواب رائے کو حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے کہ لوگوں کو اپنے صحیح خیالات کے اظہار کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ آپ نے کہا پاکستان کی اس درخواست پر کہ استصواب رائے کو ملتوی کر دیا جائے مسٹر آئنگر نے جس رویہ کا اظہار کیا ہے وہ افسوسناک ہے۔

جوناگڑھ کے نواب کو برسر اقتدار لایا جائے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا خواہ جوناگڑھ کچھ ہی فیصلہ کیوں نہ کرے۔ جوناگڑھ کے نواب کو باقی دوسری الحاق شدہ ریاستوں کے حکمرانوں کی طرح برسر اقتدار لایا جائے۔ ایک ایسے آزاد استصواب رائے کا انتظام کیا جائے جو ہر قسم کی قیود سے پاک ہو۔ اور اس شبہ کے لئے کوئی گنجائش نہ چھوڑی جائے کہ دونوں ڈومینیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ طرفداری کی گئی ہے۔

اجلاس بدھ تک ملتوی

اس کے بعد کونسل کا اجلاس بدھ کے روز تک ملتوی ہو گیا۔ جب مسئلہ کشمیر پر بحث دوبارہ شروع کی جائیگی۔ (رائیٹر)

بمبئی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۹ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا کھلا اجلاس ۲۴ اور ۲۵ اپریل کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ غالباً ۲۱ اور ۲۲ اپریل کو نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔ (گلوب)

روزنامہ الفضل ۔ لاہور
مورخہ ۹ مارچ ۱۹۴۸ء

صُوبائی جھگڑا

ہر ایک ملک کی طرح پاکستان کی طاقت بھی اس بات پر منحصر ہے۔ کہ اس کے مختلف اجزاء میں زیادہ سے زیادہ رشتہ اتحاد قائم رہے۔ اگر مختلف صوبوں اور علاقوں کو رقابت کے اصولوں پر بنٹنے دیا جائے گا۔ تو یقیناً کسی دن ان میں اختلافات کی خلیجیں اتنی وسیع ہو جائیں گی۔ کہ ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نہایت کمزور ہو جائے گا۔ ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی کئی بار اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ اسلام نسلی اور وطنی امتیازات کو بالکل نہیں مٹاتا۔ لیکن جب یہ امتیازات انسانی یا دوسرے لفظوں میں اسلامی اصول مساوات کے راستہ میں حائل ہوتے ہیں۔ تو ایسے امتیازات کو وہ ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام کا مقصد تمام دنیا کے انسانوں کو کم از کم مسلمانوں کو ایک ایسی برادری بنانا ہے۔ کہ جس میں کا ہر فرد ہر خطہ ارضی میں اپنے آپکو زیادہ سے زیادہ آزاد سمجھنے لگے۔ اور محض نسل و وطن کے ذوق اس کے راستہ میں حائل نہ ہوں۔

ظاہر ہے کہ قومی۔ نسلی اور وطنی اختلافات کو جتنی زیادہ وسعت دیجائے گی۔ اتنا ہی زیادہ باہمی تخالف و تقابل بڑھے گا۔ اور اتنے ہی زیادہ باہمی جھگڑوں کی وجوہات پیدا ہوں گی۔ مثلاً اگر یہ اصول بنالیا جائے۔ کہ سندھ صرف سندھیوں کا ہے۔ اور پنجاب صرف پنجابیوں کا تو یقیناً بڑھتے بڑھتے یہ مرض یہاں تک بڑھ جائے گا کہ خود ان صوبوں کے اندر بھی ایسی تقسیمیں پیدا ہو جائیں گی جس سے کل لوگ یہ بھی کہنے لگیں گے۔ کہ لاہور صرف لاہوریوں کا ہے اور کراچی صرف کراچی والوں کا۔ پھر خود غرضیاں صرف علاقائی تقسیم پر بس نہ کریں گی بلکہ قبیلہ قبیلہ کے اور خاندان خاندان کے مخالف اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اور ملک میں انتشار و تجزی کی ایک قیامت برپا ہو جائے گی۔

دنیا کی بڑی حکومتوں کی اس وقت یہی چال ہے۔ کہ وہ دوسری اقوام کو نسلی اور وطنی جذبات کے نشہ میں مست کر کے اُن کے اندر انتشار پیدا کریں۔ اور جب وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر کمزور ہو جائیں تو ان کو اپنا شکار بنا لیا جائے۔ مغربی اقوام نے سلطنت عثمانیہ کو اسی طرح ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اس کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا۔ مصر، عرب۔ بلقان کو اسی طرح الگ الگ کیا گیا پھر ان بڑے بڑے ٹکڑوں کو اور بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے تمام سلطنت کو گویا اجزائے لایتجزی میں پراگندہ کر دیا گیا۔ اس کا نتیجہ مغرب کی بڑی اقوام کے حق میں تو بہت اچھا نکلا۔ لیکن ان اقوام کے حق میں صرف تباہی کا باعث ہوا۔

جن اقوام پر یہ عمل جراحی کیا جاتا ہے۔ وہ کچھ ایسی مدہوش کر دی جاتی ہیں۔ کہ ان کو سوائے محدود اور تنگ ذاتی مفاد کے اور کوئی ہوش نہیں رہتا۔ ان مغربی بڑی قوموں کو اس میں کیوں کامیابی ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ خود ان قوموں میں مرض تفرقہ و تشتت کے جرثومے پہلے ہی موجود ہوتے ہیں۔ جن کو وہ اتنا پرورش کرتی ہیں۔ کہ آخر مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ لوگ تعاون و اشتراک کے وسیع اصولوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اور مختلف نسلی اور وطنی رجحانات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک نسل یا ایک وطن کے باشندے دوسروں پر اس طرح چھا جاتے ہیں۔ کہ یہ دوسرے اپنی پستی محسوس کرنے لگتے ہیں۔ دشمن جب ان کے اس احساس کو چھیڑتا ہے۔ تو چھا جانے والے کے خلاف نفرت کے جذبات ابھر آتے ہیں۔ اور جھگڑا اور افتراق ہو جاتا ہے۔ اگر کسی ملک کے تمام اجزاء اصول اتحاد و اشتراک کو مد نظر رکھتے تو یہ ابتری نہ بڑھتی اور نہ دشمن کامیاب ہوتا۔

اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے مختلف علاقے باہم مربوط رہیں۔ تو اس کے لئے پہلا اصول یہی ہے۔ کہ سب علاقوں کو یکساں طور پر مرکزی حکومت میں شریک سمجھا جائے۔ اور کوئی علاقہ یا صوبہ دوسرے پر چھا جانے کی کوشش نہ کرے۔ مثلاً اگر پنجاب سندھ پر یا سندھ بلوچستان پر چھا جانے کی کوشش کریگا تو یقیناً اختلافات پیدا ہوں گے۔ اور یقیناً اس کا نتیجہ خطرناک ہوگا۔ عموماً ایک علاقہ میں جو اتنا ترقی یافتہ نہیں ہوتا۔ دوسرے علاقہ کے لوگ جو زیادہ ترقی یافتہ ہوتا ہے کاروبار چلانے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ جس سے یہ دوسرا علاقہ سمجھتا ہے۔ کہ ہماری حق تلفی کی جا رہی ہے۔ اس خیال کی وجہ سے باہم رنجش پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک علاقہ میں اشتراک و تعاون کا جذبہ ابھارا جائے۔ اور وطنی اور نسلی خیالات کو پاکستان کے مشترکہ مفاد کے جذبات سے دبانے کے لئے منظم کوشش کی جائے۔ دوسرے غیر ترقی یافتہ علاقوں میں جلد از جلد اصلاحات کا پروگرام جاری کیا جائے۔ اور تمام علاقوں کو ترقی کی دوڑ میں یکساں اور ہموار کر دیا جائے۔

تیسرے صوبائی ملازمت کے مقابلہ میں کل پاکستانی ملازمت کا سلسلہ زیادہ وسیع کیا جائے۔ اور شروع شروع میں یہ تدبیر بہت مفید ثابت ہوگی۔ کہ جتنے پنجابی سندھ میں ملازم ہوں اتنے ہی بنگالی سرحدی وغیرہ بھی ہوں۔ اور اسی طرح پنجاب۔ سرحد۔ بنگال میں دوسرے صوبوں کا توازن قائم کیا جائے۔ موجودہ صورت میں سندھ والوں کو یہ اعتراض ہے۔ کہ پنجابی ہم پر چھا جانا چاہتے ہیں۔ اگر اسی نسبت سے سندھی بھی پنجاب میں ملازم رکھ لئے جائیں۔ تو یہ نفرت کا جذبہ ضرور کم ہو جائے گا۔ اور ان کا اعتراض بہت کمزور ہو کر خود بخود دھوٹ کا جرسومر جائے گا۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ پاکستان کو ایک ٹھوس ملکی وحدت بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کے مختلف علاقیائی اور صوبائی اجزاء کے درمیان رشتہ اتحاد و اشتراک کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنایا جائے۔ اور تمام ان عناصر کو کمزور سے کمزور تر کر دیا جائے۔ جو وجہ خراش بن سکتے ہیں۔ اس خراش کو کم کرنے کے لئے جو طریقے ہم نے اوپر بیان کئے ہیں یہ صرف تدبیری اور عارضی طریقے ہیں۔ حقیقی اور مستقل طریقہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اسلامی اصولوں کو زیادہ سے زیادہ اپنانے کی کوشش کی جائے۔ صرف اسلام کی طرف توجہ ہی ہم میں حقیقی اخوت اور محبت کا مستقل اور دیرپا رشتہ قائم کر سکتی ہے۔ اگر یہ اسلامی جذبہ تمام اسلامی ممالک میں بیدار ہو جائے۔ تو یقیناً دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

اُردو کانفرنس

ایک لوکل معاصر میں کسی صاحب کی طرف سے ایک مکتوب شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی اردو کانفرنس کے منعقد کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُردو کی حمایت نہیں۔ بلکہ ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ اگر یہ بات درست بھی ہو تو ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ خود کانفرنس کے انعقاد پر اس بات کا کیا اثر ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ ان لوگوں کی غرض صرف اپنا نام اچھالنا ہے تو پھر بھی ایک اچھے کام کو برا کہنے کے لئے یہ کوئی وجہ جواز نہیں ہے۔ یہ بات کہ اب جب کہ پاکستان بن گیا ہے۔ تو خود پاکستان کا قیام ہی اس کے تحفظ و بقاء اور اس کی ترقی و نشوونما کا ضامن ہے۔ ہم تو کیا کوئی بھی اس سے متفق نہیں ہو سکتا۔ ہمارا تو بلکہ یہ خیال ہے۔ کہ اب جب کہ اُردو کو پاکستان کی سرکاری زبان قرار دیدیا گیا ہے۔ ایسی کانفرنسوں کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ تاکہ اس کو زیادہ سے زیادہ ہر قسم کے خیالات کے ادا کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔

اردو نے ابھی تک جو ترقی کی ہے۔ وہ اپنی ذاتی خصوصیات کی وجہ سے کی ہے۔ لیکن کسی زبان کی ترقی کے لئے اتنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ اردو تو ابھی پاکستان کے کسی حصہ کی زبان ہی نہیں۔ وہ زبانیں بھی جن کے مقابلہ میں کوئی دوسری لوکل زبان نہیں ہوتی۔ اپنی ترقی کے لئے ایسی کانفرنسوں کی محتاج ہوتی ہیں۔ اور تمام مہذب ممالک میں اپنی زبان کی ترقی کے لئے ان کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کے فوائد سے انکار کرنا تعجب خیز ہے۔

احمدیت اور اردو

اُردو زبان کی ترقی کے ساتھ احمدیت کو بھی ایک خاص نسبت حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشوائے جماعت احمدیہ کی تصنیفات کا بیشتر حصہ اور احمدی لٹریچر کا بڑا ذخیرہ اس زبان میں ہے۔ اور ہر ایک احمدی خواہ وہ کسی دلیس کسی قوم کا ہو احمدیت سے پوری واقفیت کے لئے اس زبان کا سیکھنا ضروری خیال کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدیہ مشنوں کے ذریعہ یہ زبان دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکی ہے۔ اور کئی افریقی امریکی۔ ایرانی۔ عربی اور یورپی ممالک کے لوگ ان مشنوں کے ذریعہ اس زبان سے آشنا ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں اردو کی نشر و اشاعت کے لئے احمدیوں کی خدمات منظم ہونے کی وجہ سے نہایت بیش قیمت ہیں۔

علاوہ ازیں احمدیت نے مذہبیات کے دائرہ میں اُردو زبان کے ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات میں بھی بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ اگرچہ آج بعض وجوہات سے احمدیوں کی ان خدمات کا اعتراف جیسا کہ چاہیئے۔ نہیں کیا جاتا۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ جلد ہی پاکستان جیسے اسلامی ممالک میں جب لوگوں کا شغف مذہبیات کی طرف بڑھے گا۔ اس ذخیرے سے ضرور فائدہ اُٹھایا جائے گا۔ اور ان خدمات کا اعتراف کیا جائیگا۔

برگزیدہ الٰہی جماعت اور ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آج دنیا میں مخلص ارواح کو تلاش کر رہی ہے۔ یہی مخلص ارواح کا جتھا ہے۔ جو اسلام کو پھر اس کے اور باعزت مقام پر کھڑا کر سکتا ہے۔“

آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔

سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔“ اس حق کے لینے کے لئے ۳۱ مارچ ہے۔ آپ کو تحریک جدید کے وعدے انشراح صدر اور بشاشت قلبی کے ساتھ اس تاریخ تک ادا کرنے کی کوشش کرنا ہے آپ یاد رکھیں کہ ”جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اور اسلام کی امداد کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ وہ یقیناً خدا تعالےٰ سے سو گنے سے بھی کہیں زیادہ بدلہ پائے گا۔“

پس آپ خدا کی رضا کے لئے اپنا عزیز اور پیارا مال قربان کر دیں۔ اور ۳۱ مارچ تک خاص توجہ سے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر کو۔

ایڈیٹر

احادیث النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
(۳)

۱- حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے پورا نہیں کرتا۔ اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاوے۔ تو خیانت کرتا ہے۔ (مسلم)

۲- حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان تو وہ ہے۔ کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف)

۳- حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مومن دوسرے مومن کے حق میں یوں ہونا چاہیئے۔ جس طرح عمارت کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے حق میں ہوتی ہے۔ یعنی اُس کو سہارا دیتی اور قائم رکھتی ہے۔ (بخاری شریف)

۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ لوگوں میں کمزور۔ بیمار۔ بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اور خود جب اکیلا پڑھے۔ تو جتنی لمبی چاہے پڑھے (بخاری شریف)

۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس کی خیانت کرے نہ اس کے آگے جھوٹ بولے نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور ہر مسلمان کا خون عزت مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ لوگو تقویٰ تو دل کا کام ہے۔ یاد رکھو۔ کہ انسان کے لئے یہی بڑی بدی ہے۔ کہ وہ دوسرے بھائی سے حقارت سے پیش آوے۔ (مسلم)

۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ پانچ حق بھی ہیں:- (۱) سلام کا جواب دینا- (۲) بیمار پرسی کرنا- (۳) جنازہ کے ساتھ جانا- (۴) دعوت قبول کرنا- (۵) چھینک مارے- تو یرحمک اللہ کہنا (بخاری)

(۷) حضرت عمروؓ بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ۔ اور انہیں حکم دو۔ کہ نماز پڑھا کریں اور اگر وہ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو۔ اور اس عمر میں ان کو الگ سلاؤ۔ (ابو داؤد)

۸- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہمسائے کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔ اور جسے اللہ اور قیامت پر یقین ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے چاہیئے۔ کہ وہ اچھی باتیں کہے ورنہ خاموش رہے (بخاری شریف)

۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اس کے رزق میں کشائش ہو۔ اور اس کے مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر باقی رہے تو چاہیئے۔ کہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے۔ (بخاری شریف)

(۱۰) حضرت سلمانؓ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی غریب آدمی کو صدقہ دینا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے اور غریب رشتہ دار کو صدقہ دینا دوگنا ثواب رکھتا ہے صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی (ترمذی)

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید-

(خاکسار صلاح الدین ناصر چنیوٹ)

درخواست دعا

میرا وقف شدہ بیٹا محمد الیاس بعارضہ ٹائیفائڈ دس دن سے بیمار ہے۔ بڑی تشویش اور گھبراہٹ ہے احباب بچے کے لئے صحت اور درازیٔ عمر کی دعائے خاص کریں۔

احقر محمد ابراہیم شاد احمدی از مومن ضلع شیخوپورہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (بقیہ کالم ۳)

ہر ایک جو تم میں سے سُست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں۔ کہ تمہارا خُدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چُن لیتا ہے۔ جو اس کو چُنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔"

ہم میں سے ہر ایک احمدی کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ واقعی کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ اور اُس جماعت کے افراد کہلانے کے مستحق بھی ہیں یا نہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس امتحان میں پورے اُتریں۔

آخر میں دُعا ہے کہ خُدا تعالیٰ ہم سب کو عملی طور پر اس کی بنائی ہوئی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار صلاح الدین ناصر چنیوٹ)

جلسہ

لجنہ اماءاللہ کے زیر اہتمام ۱۴ر مارچ بروز اتوار ۳ بجے دوپہر رتن باغ میں منعقد ہوگا بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمادیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ

"تم ماتحتوں پر اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ جن میں سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خُدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو۔ تا وہ یہ بلائیں تم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے۔ کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں۔ مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت اور آخر وہی ہوگا۔ جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے۔ وہ آسمان پر عزت پائینگے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے۔ کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خُدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خُدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے۔ کہ اسکے افاضہ تشریعی اور رُوحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا۔ کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح رُوحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ موسیٰ نے وہ متاع پائے جسکو قرونِ اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر مثیل موسیٰ۔ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مُدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہُوا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی میں ظاہر ہُوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں۔ خُدا جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اس کے مقابل پر یہ اعتراض کرے۔ کہ یوں نہیں۔ بلکہ یوں چاہیئے تھا۔ اور اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ از انجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے۔ اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے۔ جو ان آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اس کی شفاعت کرے گی۔

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خُدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔

جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خُدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اسکو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خُدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ۔ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سُنو اور شُکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو۔ اور پیوند مت توڑو۔ تم خُدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔

(بقیہ کالم ۲ پہلا ملاحظہ فرمائیں)

گذشتہ فسادات کی بابت میرے مشاہدات و تاثرات

(۲)

(از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ ۔ لاہور)

گذشتہ آرٹیکل میں احباب کی خدمت میں امرتسر کے حالات پیش کئے گئے تھے۔ امرتسر میں تھانہ و ہسپتال کے متعلق مولوی نذر محمد صاحب نے اچھا کام کیا ۹ راگست کی شام کو ہم قادیان روانہ ہوئے۔ جب ہمارا ٹرک نہر کی پٹڑی سے اُتر کر قادیان کی طرف مڑا۔ تو سڑک کی دائیں جانب سکھوں کا ایک جتھہ بیٹھا ہوا دکھائی دیا جن کی تعداد ۵۰ کے قریب ہو گی۔ محترم سر صلاح الدین صاحب مجسٹریٹ نے اُن سے ایسے بے وقت سرراہ بیٹھنے کی وجہ دریافت کی۔ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ پہلے تو خیال ہوا۔ کہ قادیان لے جاکر اُنکو حوالہ پولیس کیا جائے۔ مگر پھر صرف ان کے لیڈر کی برچھی ضبط کر کے چھوڑ دیا۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قادیان پر حملہ کرنے کے لئے سکھ پہلے سے تیاریاں اور مشورے کر رہے تھے۔

قادیان کے مظالم کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اوّل وُہ مظالم جو ماحول قادیان میں کئے گئے۔ دوئم وُہ مظالم جو خاص قادیان میں کئے گئے۔ سوئم وہ مظالم جو قافلوں کی روانگی کے وقت اور پھر راستوں میں کئے گئے۔

مظالم ماحول قادیان

سب سے پہلے ۲۴ر جولائی ۱۹۴۷ء کو وڈالہ گرنتھیاں کے سٹیشن پر قادیان کی طرف جانے والی گاڑی پر مسلح سکھوں نے حملہ کیا۔ جس سے ایک مسلمان ڈرائیور شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ ۲۴ر جولائی کو حضرت اقدس ایدہ اللہ لاہور میں تھے۔ سکھوں نے شاید یہ خیال کر کے کہ حضور اس گاڑی سے قادیان تشریف لے جا رہے ہیں۔ گاڑی پر حملہ کر دیا۔ مگر حضور اُس گاڑی میں نہ تھے۔ اسلئے وُہ اپنی سکیم میں ناکام رہے دراصل یہ پہلا حملہ قادیان پر ہی سمجھنا چاہیئے کیونکہ قادیان ہی کے تمام لوگ اس گاڑی میں تھے مولوی غلام احمد صاحب ارشد اُسی گاڑی میں تھے۔ جنہوں نے مفصل حالات مجھے آکر بتائے۔

۱۲ر اگست کو ریل گاڑی بند کر دی گئی جس سے ڈاک بھی بند ہوگئی۔ بعد میں تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بھی منقطع کر دیا گیا۔ تاکہ باہر کی دُنیا کو علم نہ ہو سکے اگر نیت بخیر تھی۔ تو ان چیزوں کو بند کرنیکی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ مگر ہر جرم کے لئے پردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

زاں بعد حملوں کی جو سکیم امرتسر میں جاری تھی۔ وہی ۱۸ر اگست سے ضلع گورداسپور میں بھی جاری کر دی گئی۔ حملہ آوروں میں مسلح سکھ جتھے راشٹریہ سیوم سنگھ۔ اور ریاستوں کی ملٹری شامل تھی۔ حملہ کا طریق یہ ہوتا تھا۔ کہ شام کے وقت ایک مسلمان گاؤں کو گھیر لیا جاتا تھا۔ حملہ کر کے پہلے معصوم بچوں کو اور مردوں کو تہ تیغ کر دیا جاتا۔ اور نوجوان عورتوں کو اغوا کر لیا جاتا۔ زاں بعد گاؤں کو لوٹا جاتا۔ اور اخیر میں چلتے وقت اُسے آگ لگا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا جاتا تھا۔ اُن ایام میں میری رہائش قادیان سے ایک میل فاصلہ پر ایک گاؤں احمد آباد میں تھی۔ پہلے یہ ایک گاؤں تھا۔ اور اب قادیان کے پھیل جانے کی وجہ سے قادیان کا ایک محلہ بن گیا تھا۔ جب میں رات کو اپنے کوٹھے کی چھت پر چڑھتا تھا۔ تو چاروں طرف دیہات میں آگ کے سربفلک شُعلے صاف نظر آتے تھے۔

مسلمانوں کا مکمل صفایا کرنے کیلئے سکھوں نے بڑی بڑی گذرگاہوں اور ریلوں کی ناکہ بندی کر رکھی تھی اور جو مسلمان بھی وہاں سے گذرتا تھا اُسے تہ تیغ کر دیتے تھے اور اس کا سامان لُوٹ لیتے تھے صرف وہی مسلمان بچے جنہوں نے رات کے اندھیروں میں سفر کیا۔ احمدی لوگ ماحول قادیان کے سکھوں سے نہایت محبت اور رواداری کا سلوک کرتے چلے آئے تھے۔ مگر سکھوں نے احمدیوں کے دیہات کو بھی نہ بخشا۔ اور احمدیوں پر وینجواں میں ۲۱ر اگست کو اور فیض اللہ چک میں ۲۳ر اگست کو اور سٹھیالی کو ۲ر ستمبر کو ننگل اور خوشحال پور میں ۴ر ستمبر کو مُرادپور میں ۶ر ستمبر کو حملے کئے اور ہزاروں احمدیوں کو شہید کر دیا۔ اور اُن کے اموال لُوٹ لئے۔

قتل و غارت اور لوٹ مار کے نتیجہ میں ضلع گورداسپور امرتسر۔ اور ہوشیارپور کے مسلمان اپنے دیہات سے اُجڑ کر کثرت سے قادیان میں آکر جمع ہونے شروع ہوگئے دن رات جب دیکھو مسلمان مرد عورت اور بچے مفلوک الحال سر پیر سے ننگے۔ سروں پر گٹھڑیاں۔ اپنے زخمیوں اور بوڑھوں کو سہارا دیتے ہوئے۔ روتے پیٹتے قادیان کی طرف چلے آرہے ہیں۔ ایک چھ سالہ بچے کے پہلو میں برچھی کا زخم ہے۔ خون بند رکھنے کیلئے زخم پر ہاتھ رکھا ہوا ہے ایک حاملہ عورت زخم خوردہ کپڑے خون سے لت پت قیامت کا نظارہ تھا۔

۱۲ر ستمبر تک ان پناہ گزینوں کی تعداد ایک لاکھ تک جا پہنچی جماعت احمدیہ نے ان پناہ گزینوں کیلئے مکانات مہیا کئے اور اُن کیلئے اپنی خوراک کے سب ذخیرے وقف کر دیئے اور دن رات اُنکی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے ان دنوں مجھے قومی خدمت کا موقعہ عطا کر رکھا تھا۔ ان خانماں برباد لٹے ہوؤں کی داستان سے دل بیٹھا جاتا تھا۔ حکومت کی طرف سے ان پناہ گزینوں کے لئے مکان خوراک۔ طبی امداد غرض کسی قسم کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ اُلٹا ان بیچاروں کو ہر طریق سے تنگ کیا جاتا تھا۔ دن میں اپنے مویشیوں کیلئے جو چارہ لینے جاتا تھا۔ اُسے گولی مار دی جاتی تھی۔ رات کو اُن کی لڑکیاں اور زیور نقدی چھین لئے جاتے تھے۔ اُن کی چکیاں بند کر دی گئیں۔ اور بالآخر ظلم کی انتہا یہ کہ اُن کے مویشی چھین لئے گئے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ پولیس والے اپنے سامنے مویشیوں کے رسّے کٹوا کر مویشی سکھوں کے سپرد کر رہے تھے۔ ایک مقصد یہ تھا۔ کہ پناہ گزینوں کے گڈے بیکار ہو جائیں۔ اور وُہ اپنا کل سامان یہیں چھوڑ کر پیدل پاکستان چلے جائیں تاکہ راستہ میں سکھ جتھوں کو اُنکے ختم کر دینے میں آسانی رہے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ پیدل قافلوں کے ہزارہا مسلمانوں کو حملے کر کے راستہ میں شہید کر دیا گیا۔ اور انکی لڑکیاں اغوا کر لیں اور سامان لُوٹ لئے۔

مظالم قادیان

لمبی تمہید کی تو گنجائش نہیں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ قتل و غارت۔ ناجائز گرفتاریاں۔ خانہ تلاشیاں اور لُوٹ مار۔ جائدادوں پر زبردستی قبضہ۔ مقدس مقامات اور قرآن کریم کی بیحرمتی۔ غرضیکہ دُنیا کا کوئی ظلم ایسا نہیں ہے۔ جو ماہ اگست ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۷ء میں قادیان کی مقدس سرزمین میں نہ کیا گیا ہو۔ حملہ آوروں نے اپنے حملوں میں نازی طرزِ عمل اختیار کر رکھا تھا۔ پہلے قادیان کے اردگرد کے دیہات کو تباہ کیا۔ پھر قادیان کے اردگرد کے محلوں کو تباہ کیا۔ پھر اس دائرہ کو تنگ کرتے کرتے اخیر ۳ر اکتوبر کو خاص قادیان پر بھی حملہ کر دیا چنانچہ ۱۶ر ستمبر کو محلہ اسلام آباد پر ۱۸ر ستمبر کو موضع کھارا پر ۱۹ر ستمبر کو محلہ دارالسعة پر ۲۵ ستمبر کو آشیانہ مبارک پر حملے ہوئے ملٹری موجود تھی۔ مگر وُہ دکھاوے کیلئے ہوا میں فائر کرتی رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کئی مسلمان زخمی ہوئے اور کئی مسلمان عورتیں اغوا کر لی گئیں۔ اور یہ قادیان کے ساتھ لگتے ہوئے گاؤں خالی کرا لئے گئے۔

۳ر اکتوبر کا دن قادیان کی تاریخ میں ایک خاص یادگار رہے گا۔ اس حملہ کے بہت سے حالات میں نے بچشم خود دیکھے ۲ر ستمبر کو میں شہر کے ایک مکان میں آگیا تھا جو محلہ دارالرحمت اور نور ہسپتال کے درمیان واقعہ ہے۔ ۲/۳ اکتوبر کی درمیانی شب کو میرے مکان کے چاروں طرف اور سب محلوں میں رات بھر گولی چلتی رہی صبح ۸/۹ بجے کے قریب غربی جانب سے محلہ فضل پر ہزارہا سکھوں نے حملہ کیا۔ قتل و غارت کرتے ہوئے مسجد اقصیٰ کے عقب تک پہنچ گئے۔ جو عورتیں مسجد کے قریب تھیں۔ اُنہیں اغوا کر لیا گیا۔ احمدی نوجوان جو اُنہیں بچانے گئے۔ اُنہیں گولی سے شہید کر دیا گیا اُس کے بعد حملہ محلہ دارالرحمت پر ہُوا۔ اُسے میں نے اپنے مکان کی چھت سے بچشم خود دیکھا۔ ہزارہا سکھ دارالرحمت کی طرف قتل و غارت کرتے ہوئے۔ اور لوٹ مار کرتے ہوئے چلے آرہے تھے۔ اُس دن دو سو مسلمان شہید ہوئے جن کی لاشیں شناخت ہو جانے کے خوف سے پولیس نے ہمیں نہ دیں۔ بیشمار سامان احمدیوں کے مکانات سے دن دہاڑے لُوٹا گیا۔ لوگ سخت گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر میں نیچے اُترا۔ کل سامان گھر میں چھوڑا۔ ایک بستر اور ایک چھوٹا سا سوٹ کیس لیکر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ کیطرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر ایک جم غفیر تھا۔ شور اور گھبراہٹ اس قدر تھی۔ کہ حشر کا میدان معلوم ہوتا تھا۔ بصد مشکل اندر داخل ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں بورڈنگ کھچا کھچ بھر گیا۔ وہاں ہم ۲۰ دن قید رہے۔ قید بھی سنگین قید۔ میں سمجھتا ہوں۔ دُنیا میں بُری سے بُری جیل کی قید اس سے اچھی ہو گی۔ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ جہاں کھانا کھاتے تھے اُس کے قریب ہی گندگی ہوتی تھی۔ خدام اُسے زمین کے نیچے دبا دیتے تھے۔ پانی کی سخت دقت تھی۔ ۵/۶ ہزار نفوس کیلئے صرف ایک نلکہ تھا۔ پولیس و ملٹری نے آٹا پیسنے کی مشین بند کرا دی تھیں۔ گیہوں اُبال اُبال کر کھاتے تھے اکثر بیمار ہوگئے۔ دوائی میسّر نہ تھی۔ حضرت اقدس دس سال سے زائد عرصہ سے تحریک جدید کو اختیار کرنیکی تاکید فرما رہے تھے۔ مگر ہم اُسی مغربیت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ قدرت نے ایک تھپیڑ سے تحریک جدید سکھا دی۔ میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ کہ بڑی بڑی کوٹھیوں والے ہاتھ سے چکی چلا رہے تھے۔ اور زمین پر سوتے تھے۔ باہر نکلتے تھے تو گولی مار دی جاتی تھی۔ دوسرے تیسرے بیگار لی جاتی تھی موسیٰ علیہ السلام والی قوم کی حالت تھی۔ بورڈنگ اور شہر میں ہزارہا میل کا فاصلہ معلوم ہوتا تھا۔ شہر زندہ پہنچنا ناممکن تھا۔ دنیا سے بالکل منقطع تھے۔ ایک جزیرے کی زندگی تھی۔ خیال آتا تھا۔ کہ یہ وہی بورڈنگ ہے۔ جہاں میں عزیز اللہ شاہ صاحب اور محمود اللہ شاہ صاحب رہا کرتے تھے۔ اور یہ وہی قادیان ہے۔ جہاں ہم آزاد پھرتے تھے۔ اور یہ وہی مقام ہے۔ کہ اب جہاں ہم قیدیوں کی حیثیت سے ہیں۔ چونکہ ملٹری والوں نے پے در پے کئی کنوائے چھین لئے تھے۔ اِسلئے یہی گمان غالب تھا۔ کہ پیدل لاہور جانا پڑے گا۔ ان حالات میں اکثر اصحاب مایوس افسردہ نظر آتے تھے۔ بعض کمزور طبیعت بلا اجازت بھاگ بھی گئے۔ حضرت اقدس کے پیغامات سے حوصلے بلند ہو جاتے تھے۔ تعلق باللہ اور دعائیں کرنے کا بہت موقعہ ملا۔ اِن حالات میں جگر کا ایک شعر اکثر یاد آتا تھا ؎

غیروں کی خصومت کا اثر دیکھ رہا ہوں
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں

۲۰ر اکتوبر کو مسلمان ملٹری نے ہمیں شہر پہنچایا۔

گرفتاریاں

ہمارے نظام کو کمزور کرنے کیلئے ہندو ملٹری نے یہ چال چلی۔ کہ ہمارے بڑے بڑے آدمیوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ۲۲ر اگست کو میجر شریف احمد صاحب باجوہ۔ اور ۱۳ر ستمبر کو چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کو گرفتار کیا گیا۔ ہزارہ سنگھ تھانیدار جب کوٹھی پر آئی لائسنس والی بندوق قبضہ میں لینے گیا۔ تو بہت سی ملٹری و پولیس اس کیساتھ تھی۔ میں بھی وہاں تھا جو احمدی بھی اُن کے قریب جاتا تھا۔ وُہ اُس سے خائف معلوم ہوتے تھے۔ سابقہ تلاشیوں میں جو رویہ اختیار کیا گیا تھا۔ اُس سے خوف تھا۔ کہ اگر پولیس گھر میں داخل ہوئی۔ تو اور بہت سی چیزیں اُٹھا کر لے جائیگی۔ اسلئے میں نے چوہدری صاحب کے گھر کے اندر خود جاکر بندوق اُٹھا لی اور پولیس کے حوالے کر دی۔ پولیس کے کاغذات پر جو نظر ڈالی۔ تو دیکھا کہ کسی اور تھانہ کا ایک فرضی وقوعہ بنا کر قتل کے جرم میں چوہدری صاحب کو گرفتار کیا گیا سب مصنوعی کارروائی تھی۔

اس کے بعد ۱۴ر ستمبر کو سید زین العابدین شاہ صاحب کو قتل کے بے بنیاد الزام میں اور ۱۲ر ستمبر کو چوہدری عبدالباری صاحب کو

سیفٹی آرڈیننس میں اور ۱۱ ستمبر کو ہمارے مخلص اور مخلص کارکنان مولوی احمد خان صاحب نسیم اور مولوی عبد العزیز صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

خانہ تلاشیاں اور لوٹ مار

اندھا دھند گرفتاریوں کے علاوہ خانہ تلاشیوں کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ خانہ تلاشی کا تو محض نام تھا اصل مقصد لوٹ مار ہوتا تھا۔ کیونکہ تلاشیوں میں جو چیز پولیس و ملٹری کو اچھی معلوم ہوتی تھی وہ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا۔ کہ وقت نہ ہونے کا بہانہ کر کے مقفل بکس ہی اٹھا کر لے گئے۔

۲۲ ستمبر کو خاندان نبوت کے مکانات کی تلاشیاں لی گئیں۔ ملٹری والے بلا اپنی تلاشی دیئے اور بلا پردہ کرائے مکانات میں گھس گئے۔ قفل توڑے گئے۔ فرش اکھیڑے گئے۔ کوئی قابل اعتراض چیز نہ نکلی ناکام ہو کر بیٹھ گئے۔ مگر جاتے ہوئے لائسنس والے ہتھیار لیکر چلدیئے۔ ۲۳ ستمبر کو میاں ناصر احمد صاحب کی کوٹھی کی تلاشی ہوئی۔ اور ۲۴ ستمبر کو محلہ دار الشکر کی تلاشیاں ہوئیں۔ کوئی قابل اعتراض چیز نہ نکلی۔ مگر محلہ دار الشکر سے پولیس ہزار ہا روپے کے زیورات اور نقدی لے گئی۔ خاکسار کا سالہ گھر جس میں بہت سا سامان تھا۔ وہ بھی اس محلہ کے قریب تھا لوٹ لیا گیا۔

۲۷ ستمبر کو پناہ گزینوں کے مویشی نیز قادیان کے باشندگان کے مویشی پولیس نے زبردستی چھین کر سکھوں کے حوالے کر دیئے۔ میں نے اپنے سامنے پولیس والوں کو رسیاں کاٹتے دیکھا۔ ان مویشیوں کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ اور مالیت دس پندرہ لاکھ کے درمیان

۲۷ ستمبر سے یکم اکتوبر تک سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی ملٹری والوں کے سامنے لوٹی گئی۔ رپورٹ جو میرے پاس آئی۔ اس میں یہ بات درج تھی۔ کہ ایک ملٹری والا رائفل لیکر چوہدری صاحب کے ملازم کے سر پہ کھڑا ہو گیا۔ اور اسے پیٹ سے مارا بھی گیا۔ ہزار ہا روپے کا سامان لوٹا گیا۔ اس میں عزیزم لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر غلام احمد صاحب کا بھی بہت سا قیمتی سامان تھا۔

۲۹ ستمبر کو ٹرکوں کا کانوائے قادیان سے روانہ ہوا۔ کانوائے کمانڈر میجر داؤد احمد صاحب تھے میری فیملی اسی کانوائے میں تھی۔ قبل از روانگی مولوی فرزند علی صاحب۔ کیپٹن عمر حیات صاحب اور بزرگوارم شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کے لائسنس والے ہتھیار ملٹری والوں نے چھین لئے۔ شیخ نیاز محمد صاحب کی بندوق کا نمبر ملٹری والوں کے کمانڈر نے نوٹ کر لیا۔ کہ اگلے دن تھانہ میں آجاؤ۔ بندوق مل جائیگی۔ میں کئی بار گیا ملٹری والے کہتے پولیس میں جاؤ۔ پولیس والے کہتے تھے۔ ملٹری کے ہیڈ کوارٹر میں جاؤ۔ غرضیکہ بندوق آج تک واپس نہیں کی۔ نیت واپس کرنے کی نہ تھی۔ محض دکھلانے کے واسطے نمبر نوٹ کر لیا گیا تھا

۲۹ ستمبر کو کرنل عطاء اللہ صاحب۔ خان بہادر ابو الہاشم خانصاحب مولوی عبد الرحیم صاحب درد کی کوٹھیاں اور ۴ اکتوبر کو سٹار ہوزری کے لاکھوں کے سامان لوٹ لئے گئے۔ سٹار ہوزری تو مقامی مجسٹریٹ کے سامنے لوٹی گئی۔

(باقی آئندہ)

ہدیہ تبریک

"الفضل" کے سٹاف رپورٹر جناب صدیق ثاقب صاحب (واقف زندگی) امسال ادیب فاضل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول آئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ایف اے (انگریزی) کے امتحان میں بھی باعزاز پاس ہوئے ہیں۔ ادارہ کی طرف سے ان کی خدمت میں اس نمایاں کامیابی اور اعزاز پہ مبارکباد پیش کیا جاتا ہے۔ اور دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ میاں انہیں اس سے بھی بلند و برتر علمی مدارج عطا فرمائے (ادارہ)

ضرورت رشتہ

ایک زمیندارہ خاندان کے تعلیم یافتہ صاحب جائیداد نوجوان عمر ۲۴ سال قوم گوجر جو ملٹری میں ۹۴ روپے ماہانہ پر حوالدار کلرک ہیں کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی معمولی پڑھی لکھی پابند صوم و صلوٰۃ ہو۔ ذات پات کا کچھ خیال نہیں۔ پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ صرف ایک دو سالہ لڑکی ہے۔ احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

شیخ عبد القادر مولوی فاضل احمدیہ مسجد بیرون دہلی گیٹ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک نہایت ہی خوشحال معزز اور شریف گھرانے کے ایک خوبصورت نیک سیرت مخلص نوجوان جو مستقل گزیٹڈ آفیسر کی حیثیت میں گورنمنٹ کے ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ نیز جائیداد و تجارت و زمینداری کے مالک ہیں۔ کیلئے خوبصورت نیک سیرت تندرست و قابل دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور رفیقۂ حیات کی جلد ضرورت ہے خط و کتابت

پ معرفت مینیجر الفضل میگزین روڈ لاہور سے کریں۔ تفصیلی حالات لکھیں جو صیغہ راز میں رکھے جائیں گے

مسٹر مینن ریاستوں کے دورے پر

نئی دہلی ۹ مارچ۔ ریاستہائے انڈین یونین کی وزارت کے سیکرٹری مسٹر وی۔ پی مینن بندیلکھنڈ اور بمبئی کی ریاستوں کے دورہ پر ۱۰ مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ گوالیار بڑودہ اور گجرات کے حکمرانوں سے ملاقات کریں گے۔ نیز کوٹہ ٹونک اور ریوا ریاستوں میں بھی جائیں گے۔ ایک ہفتے کے بعد آپ واپس دہلی پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (ا۔پ)

نئی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک ہزار ایکڑ سے بھی زیادہ طویل قطعات زمین

لاہور ۹ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت زمین کے ایک ہزار میل سے بھی زیادہ قطعات نئی سڑکوں کی تعمیر کے لئے حاصل کر رہی ہے۔ یہ مسلسل قطعات اتنے چوڑے ہیں ہیں کہ آمد و رفت کی کھلی جگہ کے دونوں طرف درختوں، پیٹرول کے پمپوں اور رفاہ عامہ کی دیگر ضروریات کے لئے کافی جگہ ہوگی۔ (ا۔پ)

پنچائتی دیہات میں حفظان صحت کی مہم

لاہور ۹ مارچ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب میں چھ سو کے قریب پنچائتی دیہات میں حفظان صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گلیوں کو پختہ کرنے پانی کے نکاس کا بہتر بندوبست کرنے اور گندے پانی کو آبادی سے باہر رکھنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ بعد میں یہ پانی کھیتوں کو دیا جا سکتا ہے

گلیوں میں پکے فرش اور نالیاں بنانے پر ہر گاؤں میں دو ہزار سے زیادہ روپیہ صرف ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر ۵۰ دیہات میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹٹیاں بنائی جائیں گی۔ ان پر ہر گاؤں میں ۵۰۰ روپیہ خرچ آئے گا۔ (ا۔پ)

جے پور مسلم لیگ توڑ دی گئی

جے پور۔ ۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ جے پور سٹیٹ مسلم لیگ کو توڑ کر اس کی جگہ انجمن مسلمین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ انجمن اپنی سرگرمیاں سوشل کاموں تک محدود رکھے گی۔ اور ریاست میں مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے جدوجہد کرے گی۔ (گلوب)

چیکوسلواکیہ کے کمیونسٹ لنڈن میں

لنڈن۔ ۹ مارچ۔ چیکوسلواکیہ کے چار کمیونسٹ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز پراگ جاتے ہوئے لنڈن میں ۴۸ گھنٹے ٹھہرے۔ یہ کمیونسٹ لیڈر انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں بول سکتے تھے۔ لنڈن میں ان کا ٹھہرنا یہاں کے لوگوں کے لئے معمے کا باعث بنا ہوا ہے۔ جب یہ کمیونسٹ ہرن کے ہوائی اڈے پر اترے۔ تو ان سے اس ہوٹل کا نام دریافت کرنے کے بعد انہیں لنڈن جانے دیا گیا۔ جہاں وہ رات بسر کرنا چاہتے تھے اگلے دن وہ ہوٹل کے کمرہ میں موجود نہیں تھے اور ان کی سرگرمیوں کا کسی کو علم نہیں ہو سکا۔ ان کے متعلق صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ انہوں نے برٹش یورپین ایرویز کمپنی سے چیکوسلواکیہ جانے کے لئے ٹکٹ خریدے۔ اگرچہ وہ پہلے ہی سیدھے چیکوسلواکیہ جا رہے تھے (گلوب)

ہوا میں اڑنے والے عجیب و غریب انسانی بچے

کراچی - ۹ مارچ۔ سکاٹ لینڈ کے رہنے والے تین بچے جن میں سے سب سے بڑے کی عمر اس وقت گیارہ سال ہے۔ اس چھوٹی سی عمر میں مل ملا کر قریباً ۹۰ ہزار میل کا ہوائی سفر کر چکے ہیں۔ بڑے کا نام لیر مینر ہے جو لڑکی ہے منجھلے کا جان اور چھوٹے کا کائل۔ یہ تینوں کیپٹن جے میفرسن کے بچے ہیں اور اس وقت اپنے والدین کے ساتھ کراچی میں مقیم ہیں کیپٹن میفرسن بی او اے سی ٹیکنیکل سپرنٹنڈنٹ برائے جنوبی ایشیا مقرر ہوئے ہیں لیر مینر سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوئی تھی۔ ابھی وہ تین مہینے کی تھی کہ اسے عمر میں پہلی مرتبہ ہوائی سفر کرنا پڑا اور اب تک ۳۱۵ گھنٹے کا ہوائی سفر طے کر چکی ہے۔ جو قریباً ۴۰۶۰۰ میل بنتا ہے۔

منجھلے بچے کی عمر ۹ سال ہے وہ فلسطین میں پیدا ہوا۔ اور آئندہ آٹھ سالوں میں اپنی یوم ولادت کے دن علی الترتیب سکاٹ لینڈ۔ عراق۔ جنوبی افریقہ ایریٹیریا مصر انگلستان اور پاکستان میں موجود تھا۔ پانچ ماہ کی عمر میں پہلا ہوائی سفر کیا اور اب تک ۲۲۵ گھنٹے ہوائی سفر میں گزار چکا ہے اور اس طرح اس نے ۳۱۰۰۰ میل کا سفر طے کیا ہے۔ اٹلی فرانسیسی عربی اردو انگریزی بول سکتا ہے۔

تیسرا بچہ کائل چھ سال کا ہے۔ جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن میں پیدا ہوا۔ سات ماہ کی عمر میں وہاں سے پہلی مرتبہ بذریعہ ہوائی جہاز اسمارا (ایریٹیریا) پہنچا جہاں مادری زبان سے پہلے اٹلی زبان سیکھی اب تک ۱۳۴ گھنٹے میں ۱۸۰۰۰ میل کا ہوائی سفر طے کر چکا ہے۔ (ا۔پ)

مسٹر باجپائی وفد کو تقویت پہنچانے کیلئے نیویارک گئے ہیں

نیویارک ۹ مارچ۔ انڈین یونین کی وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل سر گرجا شنکر باجپائی سلامتی کونسل کی بحث میں حصہ لینے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک پہنچ چکے ہیں۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا ان کا آنا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی توسیع میں مجھے کافی دخل رہا ہے۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر کہ شاید کشمیر کے معاملے میں وفد میرے تجربات سے فائدہ اٹھا سکے۔ مجھے یہاں بھیجا گیا ہے نیویارک پہنچنے پر آپ نے وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر سے ملاقات کی۔ (رائٹر)

جے پور میں پناہ گزینوں کو آباد کرنے کا مسئلہ

جے پور ۱۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جے پور نے پناہ گزینوں کو دوبارہ آباد کرنے کے سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے یہ کمیٹی پناہ گزینوں کی مدد کرے گی اور انہیں روزگار مہیا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس مقصد کے لئے پچیس ہزار روپیہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے (گلوب)

اجمیر کے اخباروں پر سنسر شپ کا حکم واپس لے لیا گیا

جے پور ۹ مارچ راشٹریہ سیوک سنگھ مسلم نیشنل گارڈز اور خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کے بعد حکومت اجمیر میرواڑہ نے ان جماعتوں کی سرگرمیوں کے متعلق سنسر کرائے بغیر کسی خبر کی اشاعت ممنوع قرار دیدی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اجمیر میرواڑہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اب یہ تمام پابندیاں منسوخ کر دی ہیں۔ (گلوب)

—— نئی دہلی ۹ مارچ اچاریہ کرپلانی مسز سچیتا کرپلانی مسٹر جے سی کمارپا اور کانگرس کے جنرل سیکرٹری آچاریہ جگل کشور آج تعمیری کام کرنے والے کارکنوں کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے واردھا روانہ ہو جائیں گے (گلوب)

پنڈت نہرو واردھا جا رہے ہیں

ناگپور ۹ مارچ انڈین یونین کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جمعہ کی شام کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ سی پی اور برار کے ہوم گارڈز ان کے اعزاز میں ہوائی اڈے پر فوجی سلامی کی رسم ادا کریں گے۔ پنڈت نہرو جمعہ کی رات گورنمنٹ ہاؤس میں گزاریں گے اور ہفتے کی صبح کو واردھا روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ کانگریسی کارکنوں کی تعمیری کانفرنس میں حصہ لیں گے (ا۔پ)

وزیر اعظم مدراس واردھا جائیں گے

مدراس ۹ مارچ مدراس کے وزیر اعظم مسٹر او۔ پی رام اسوامی ریڈی ۱۲ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز واردھا روانہ ہو جائیں گے۔ آپ وہاں کانگریسی کارکنوں کی تعمیری کانفرنس میں حصہ لیں گے۔ ۱۴ مارچ کو آپ وزنگاپٹم جائیں گے۔ جہاں اسی تاریخ کو پنڈت نہرو بھی پہنچ رہے ہیں۔ (ا۔پ)

امریکہ میں آٹھ ہزار آدمیوں کی سالانہ آمدنی دس لاکھ ڈالر ہے

نیویارک ۹ مارچ۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ امریکہ میں آٹھ ہزار ایسے اشخاص موجود ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی دس لاکھ ڈالر ہے —— اس کے علاوہ امریکہ میں کروڑ پتیوں کی تعداد صرف ۴۲ بیان کی جاتی ہے (گلوب)

چاول پیسنے کی مخالفت کا حکم واپس لے لیا گیا!

لاہور ۹ مارچ۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے چکیوں میں چاول پیسنے کی مخالفت کا جو حکم نومبر ۱۹۴۶ء میں عائد کیا تھا۔ اسے اب واپس لے لیا گیا ہے۔

چونکہ اب راشن میں ۵۰ فیصدی تک چاول شامل ہے، اس لئے عوام مطالبہ کر رہے تھے کہ چاولوں کو پیسنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ اس مطالبے کے پیش نظر حکومت نے چکیوں کو گھریلو استعمال کے لئے گندم کے ساتھ چاول پیسنے کی اجازت دیدی ہے (ا۔پ)

سی۔ پی میں بھنگیوں کی ہڑتال کا اندیشہ

ناگپور ۱۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی و برار کے بھنگیوں کی فیڈریشن نے صوبائی حکومت کی لیبر پالیسی کے خلاف بطور پروٹسٹ ۱۷ مارچ سے ہڑتال شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حال ہی میں فیڈریشن مذکورہ کا اجلاس ناگپور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صوبہ کے مختلف حصوں سے قریباً چالیس نمائندے شامل ہوئے فیڈریشن نے حکام سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ میونسپل کمیٹیوں کے ملازم بھنگیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور بھنگیوں کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے جو ٹریبونل مقرر کیا جا رہا ہے اس کے سامنے لوئر گریڈ ملازمتوں کا معاملہ بھی پیش کیا جائے (گلوب)

پریگ گورنمنٹ کا مستقبل

لنڈن ۹ مارچ۔ پریگ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹری ایکشن کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق تین سو ممبروں کو خارج کر دیا گیا ہے۔ اس طرح حکومت کو اب ممبروں کی بھاری اکثریت کی حمایت حاصل ہو جائے گی۔ (گلوب)

قمار بازی کا عبرتناک انجام

نیس (فرانس) ۹ مارچ۔ ایک جرمن لڑکی کو جوا بازی میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے مایوس ہو کر اس نے خودکشی کرنے کا ارادہ کر لیا۔ وہ کپڑے اتار کر سمندر میں چھلانگ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایک ۵۱ سالہ انگریز نے اسے دیکھ لیا۔ اس انگریز نے فوراً کود کر اس لڑکی کو بچا لیا۔ (گلوب)

—— مدراس ۹ مارچ آج سر محمد عثمان سابق ممبر حکومت ہند نے مسلم لیگ کو توڑ کر کانگرس میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ (ا۔پ)

یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے اعراب فلسطین نے جنگی تیاریاں مکمل کر لیں!

وہ زمانے لد گئے کہ جب نہتے عربوں کے پاس پتھروں کے سوا کچھ نہ تھا آج وہ جدید ترین آلاتِ حرب سے مسلح ہیں!

بیت المقدس ۹ مارچ رائیٹر کا نامہ نگار خصوصی بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے کہ عرب کمانڈر انچیف فوزی بے کے سٹاف افسران کا بیان ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کے خلاف عرب پہلے ان کی طاقت کا جائزہ لینے کے لئے ابتدائی حملوں پر ہی اکتفا کریں گے جو محض یہ پتہ لگانے کے لئے کئے جائیں گے کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اس کے بعد ان کے ذرائع رسل و رسائل پر حملے کئے جائینگے جس میں عربوں کی آزاد فوج جو "یرموک فوج" کے نام سے مشہور ہے وسیع پیمانے پر جنگ شروع کردیگی۔ فوزی بے نے اپنا ہیڈ کوارٹر نابلوس کے اسی گاؤں میں کھولا ہے جہاں سے اس نے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۹ء تک برطانیہ کے خلاف بغاوت کی مہم کو چلایا تھا۔

عرب فوجیں نابلوس کے چاروں طرف تمام راستوں پر ناکہ بندی کئے بیٹھی ہیں اور قریبی پہاڑوں میں

یہودیوں کی زبردست لغزش اور اسکا خطرناک خمیازہ

انہوں نے نہایت مضبوط قلعے قائم کر رکھے ہیں۔ تمام فوجیں مکمل طور پر تربیت یافتہ ہیں اور ان کا نظم و ضبط قابل داد ہے۔ اس علاقے میں ہر آنے جانے والے کے متعلق پوری طرح چھان بین کی جاتی ہے۔ عرب محافظ سپاہی جدید ترین آلاتِ حرب سے مسلح ہیں۔ ان میں بہترین عرب گھوڑے سوار سپاہی بھی شامل ہیں۔ اُن کے کندھوں پر رائفلیں لٹکی ہوئی ہیں اور وہ ہیڈ کوارٹر کے ملحقہ علاقوں میں نہایت مستعدی سے گشت لگا رہے ہیں۔

فوزی بے نے سامری اور گلیلی دیہات کا حال ہی میں دورہ ختم کیا ہے۔ اس سفر کے دوران میں اُس نے مسلح عربوں کے جمِ غفیر کو ہر مقام پر اُس کا نہایت پُرجوش خیر مقدم کرتے تھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جبتک فلسطین مکمل طور پر آزاد نہیں ہو جاتا میں اُس وقت تک برابر لڑائی جاری رکھونگا۔ فوزی بے کے زیر کمان بہترین گنوں سے مسلح فوجوں کے علاوہ بکتر بند گاڑیوں کی ایک طاقتور فوج بھی ہے۔ بکتر بند گاڑیوں اور توپخانہ کی اصل تعداد کو کسی پر منکشف نہیں کیا جاتا اور اسے راز میں رکھا ہوا ہے۔ کمانڈنگ سٹاف کے ایک افسر نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں جرمن زبان میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ یہودیوں سے ایک زبردست لغزش ہوئی ہے انہوں نے حملہ کرنے میں بہت دیر کر دی۔ اگر وہ ابتدائی ایام میں ہی عربوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے تو شاید وہ کامیاب ہو جاتے لیکن اب وہ زمانے لد گئے کہ جب نہتے عربوں کے پاس پتھروں اور چاقوؤں کے سوا کچھ نہ تھا۔ وقت ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب ہمارے پاس ہر قسم کے ہتھیار موجود ہیں اور ان ہتھیاروں کو استعمال کرنے کے لئے تربیت یافتہ آدمیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔

سٹاف افسران میں سے اکثر جرمن زبان بول سکتے ہیں اور بعض نے جرمن عورتوں سے شادی کی ہوئی ہے۔ "عرب آزاد فوج" کو تمام عرب ریاستوں کی حمایت حاصل ہے جو مزید اسلحہ گولہ بارود اور توپخانہ یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے میدان جنگ میں اُتارنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک عرب افسر نے بتایا کہ بہت سے برطانوی باشندے عربوں کے دوش بدوش لڑ رہے ہیں اور کئی سو مزید افراد نے فلسطین پہنچنے کے لئے اپنے آپکو بطور رضا کار بھرتی کر دیا ہے اور پروانہ راہ داری کے منتظر ہیں۔ گولہ بارود کو نہایت کفایت شعاری سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور ظاہری تقریبوں میں اُس کو ضائع کرنے سے خاص احتراز کیا جاتا ہے۔

شام اور عراق کے سپاہیوں کے علاوہ چیکوسلواکیہ کے مسلمان بھی اِن افواج میں شامل ہیں۔ نئے بھرتی ہونیوالے عرب نوجوانوں کو نابلوس کے پہاڑوں میں فوجی ٹریننگ دیجا رہی ہے (رائیٹر)

مبتلا تھی ان کو رفع کیا گیا اور بہت سے اہم امور کا فیصلہ کیا گیا۔ (ا۔پ)

مشرقی پنجاب سے اثاثہ لانیکی اجازت

جالندھر ۹ مارچ۔ حکومت مشرقی پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی پنجاب سے گئے ہوئے مسلمان اپنا اثاثہ لینے کے لئے آسکتے ہیں۔ اس کیلئے آزادی سے پرمٹ جاری کئے جائیں گے۔ وہ صرف اپنے گھر کا سامان اور جو اشیاء بینکوں میں جمع ہیں لے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح مغربی پنجاب سے حکومت مغربی پنجاب نہایت فیاضی سے غیر مسلموں کو اپنا اثاثہ لے جانیکی اجازت دے رہی ہے۔ (ا۔پ)

برطانیہ میں چاندی کے سکے غائب ہونیکا راز

لنڈن ۹ مارچ۔ برطانیہ میں لاکھوں پونڈ کی مالیت کے چاندی کے سکے غائب ہو گئے ہیں۔ رائل منٹ کے ماہرین اور سرکاری افسران اس امر کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ وہ اِس بات پر حیران ہیں کہ قریباً ایک سال پیشتر بینکوں کے پاس ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ کی مالیت کی چاندی تھی لیکن اب بینکوں کے پاس صرف ۱۲۰۰۰۰۰ پونڈ کی مالیت کی چاندی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سکے بلیک مارکیٹ کرنیوالے گروہوں کے بڑے بڑے لیڈروں نے جمع کر رکھے ہیں لیکن ابھی تک چاندی کے سکوں کے ان ذخیروں کے متعلق کسی قسم کا ثبوت نہیں مل سکا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ برطانوی خزانہ کے حکام ۱۲۰۰۰۰۰ پونڈ کی مالیت کی باقی ماندہ چاندی واپس لینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اس کی جگہ تانبے اور نکل کی دھاتوں کو ملا کر سکے تیار کئے جائیں گے۔ (گلوب)

ابھی انبالہ ڈویژن کے ۹ لاکھ مہاجر کیمپوں میں پڑے ہیں

وہ سب مغربی پنجاب میں رہنے پر بضد ہیں

مشرقی پنجاب کے انبالہ ڈویژن کے ایم۔ ایل۔ اے صوفی عبدالحمید نے آج انبالہ ڈویژن کے پناہ گزینوں کو بسانے کے متعلق حکومت کی عدم توجہی کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس وقت کُل صوبے میں جو پناہ گزین کیمپوں میں کھلے آسمان کے نیچے اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں اُن میں ۸۵ فیصدی تعداد انبالہ ڈویژن والوں کی ہے جنکی مجموعی تعداد ۸، ۹ لاکھ تک پہنچتی ہے۔ ہم نے بارہا عرض کی کہ ناجائز قبضہ کرنے والے لوگوں سے اراضی نکلوا کر ان کو بسایا جائے لیکن حکومت اس امر کیطرف توجہ دینے کی بجائے اِن پناہ گزینوں کو تنگ کر کے سندھ بھیجنے پر مصر ہے۔

آپ نے کہا مجھے حال ہی میں وہ کیمپ سے تار موصول ہوئے ہیں کہ ہمیں سندھ نہ جانیکی صورت میں راشن بند کر دینے کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ آپنے کہا کہ مہاجرین کی اِن تمام تکالیف کا احسن حل یہ تھا کہ ان کو بسانے پر کوئی مہاجر وزیر متعین ہوتا۔ لیکن یہاں تو عالم یہ ہے کہ مشاورتی بورڈ تک میں مہاجرین کے نمائندے نہیں لئے گئے۔

آپنے کہا حکومت کا ناجائز قابضوں سے اراضی نہ چھڑوانا اور انبالہ ڈویژن کے پناہ گزینوں کو سندھ جانے مجبور کرنا نامناسب ہے۔ جیسا کہ لوگ عزم کئے ہوئے ہیں کہ وہ مغربی پنجاب میں گنجائش ہوتے ہوئے کسی صورت میں بھی سندھ جانے پر آمادہ نہ ہوں گے۔

—— کراچی ۹ مارچ حکومت پاکستان جہازوں میں کام کرنیوالوں کی شکایات کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کریگی۔ (ا۔پ)

برطانیہ ہندوستان سے ۳۰ کروڑ پونڈ چائے خریدے گا!

لنڈن ۹ مارچ "ڈیلی میل" نے لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند نے ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی فوڈ منسٹری کو ہندوستان سے ۳۰ کروڑ پونڈ چائے خریدنے کی اجازت دیدی ہے۔ برطانیہ یہ چائے خریدنے کے لئے ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں دو پنس فی پونڈ کے حساب سے زیادہ قیمت ادا کرے گا۔ لیکن دارجلنگ اور اس قسم کی دوسری چائے کے لئے اس سے زیادہ قیمت ادا کیجائیگی۔ اس فیصلہ کے مطابق برطانیہ میں چائے کی قیمت فی پونڈ جنگ سے پہلے کی قیمت کی نسبت ایک شلنگ ایک پنس زیادہ ہو جائیگی۔ اخبار مذکور کے ایڈیٹر نے مزید لکھا ہے کہ اس فیصلے کے مطابق مارکیٹ کے عام بھاؤ سے سستی چائے ملے گی۔ دوسرے ملکوں کو کلکتہ سے اس سے مہنگے داموں چائے خریدنی پڑتی ہے۔ (گلوب)

حیدر آباد اور ہندوستان کے تعلقات

حیدر آباد ۹ مارچ حکومت حیدر آباد کے ایک نمائندہ نے آج اس خبر کی تردید کی کہ پچھلے دنوں حیدر آباد کے وفد کی ہندوستان سے گفتگو ناکام رہی۔ اور حکومت ہند جن غلط فہمیوں میں

مسٹر نوئل بیکر کی روانگی!

لنڈن ۹ مارچ۔ بی بی سی کے نمائندہ کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر نوئل بیکر کی طبیعت درست ہو چکی ہے اور وہ کل لیک سکسیس روانہ ہو جائیں گے۔ (رائیٹر)

لارڈ مونٹ بیٹن کی سبکدوشی

کلکتہ ۹ مارچ۔ ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن نے پریس ایڈوائزری کمیٹی کے سامنے بیان کیا کہ میں یکم جون تک ہندوستان سے برطانیہ چلا جاؤں گا۔ (ا۔پ)

(بقیہ صفحہ اوّل)

نو آبادیات کے لئے ایک خاص پارٹی قائم کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ اِس ملاقات کی اطلاع امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل کو پہلے سے تھی۔

ہلسنکی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فن لینڈ پر روسی قبضہ کے خوف سے سفید روس اور بالٹک کی ریاستوں کے ہزاروں باشندے سویڈن جا رہے ہیں۔ ان لوگوں کو خطرہ ہے کہ اگر فن لینڈ پر روس کا قبضہ ہو گیا تو انہیں سائبیریا میں جلاوطن کر دیا جائے گا۔ لیکن فن لینڈ کے وزیر داخلہ ان لوگوں کے راستے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ کمیونسٹ ہیں۔ (گلوب)

—— لاہور ۹ مارچ۔ چوہدری غلام عباس صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس قائد اعظم سے ملاقات کرنے کی غرض سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ جموں سے آئے ہوئے مسلمان

سرہند ۵ مارچ۔ موضع انبالہ (تحصیل ڈیرہ بسی) ریاست کلسیہ سے اطلاع ملی ہے کہ ریاست کے تمام مسلمان اپنا مذہب تبدیل کر کے سکھ بن گئے ہیں (پرتاپ)